الٰہی بیع میں کوئی نقصان نہیں

(فرمودہ ۱۷- جولائی ۱۹۱۴ء)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی:-

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ- اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ [1]-

فرمایا:-

چونکہ جلد ہی دونوں سکولوں میں رخصتیں ہونے والی ہیں اور غالبًا اسی ہفتہ میں ہمارے بعض استاد اور سب بچے اپنے گھروں کو جاویں گے اس لئے مَیں نے وہ ترتیب جو شروع کی ہوئی تھی اسے چھوڑ کر چاہا کہ بچوں کو کچھ نصائح کروں۔

دنیا میں قِسم قِسم کی بیعیں ہوتی ہیں اور بڑا بیوپار اور تجارت ہو رہی ہے- یورپ کا سارا زور تجارت پر ہے- اس زمانہ میں تجارت کا اتنا زور ہے کہ اس کی وجہ سے بعض مفید اور نیک باتیں دنیا سے مفقود ہیں- مثلاً مہمان نوازی یہ ایک اعلیٰ وصف تھا- لیکن یورپ میں کوئی کیسا عزیز دوست کیوں نہ ہو اسے ہوٹل میں اترنا پڑتا ہے اور کھانے پینے کا بِل اس کے سامنے

پیش کرکے پیسے وصول کرلئے جاتے ہیں- اور اس زمانہ میں ہر ایک ذلیل سے ذلیل چیز کی بھی بیع ہو رہی ہے- حیرت کا مقام ہے ' شہروں میں اب پاخانہ بھی فروخت کیاجاتاہے- اور اس کے علاوہ کوئی ذرا بھر نفع دینے والی چیز ہو اسے جھٹ فروخت کردیا جائے گا-تم یہاں سے چلوگے تو یہیں سے تم بیع میں لگ جاؤ گے- یکہ والے سے بیع' ریل میں پھر سٹیشنوں پر جاکر مختلف قسم کی بیعیں ہوں گی- برف' مٹھائی' مختلف قسم کے میوے اور مختلف قسم کی اَور چیزیں ہوں گی جن کی تم بیع کرو گے لیکن یہ وقتی بیعیں ہوں گی- یہ سب چیزیں جو تم لوگے کچھ تو گھر پہنچتے پہنچتے تمہارا اجزو بدن بن چکی ہوں گی' کچھ فضلہ بن کر تم سے الگ ہوں گی- پھر جو چیزیں تم گھروں میں لے جاؤ گے وہ تم اپنے بھائیوں اور عزیزوں کو دو گے' بچوں کو دو گے وہ بھی انہیں کھا کر ختم کریں گے- لوگ بھاگے بھاگے اِدھر سے اُدھر' اُدھر سے اِدھر پھرتے ہوں گے' ان کی غرض یہ ہے کہ ان کی چیزیں بِک جائیں- اور وہ اس کے بدلے میں روپے پیسے لیں- وہ چیزیں بھی تمہارے پاس نہ رہیں گی بلکہ تمہارا جزوِ بدن بن جائیں گے- یہ تو وقتی بیعیں ہیں جو فنا ہونے والی اور محدود ہیں-

لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک بیع بتلا تاہے اور وہ یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَاَمۡوَالَہُمۡ- خدا فرماتا ہے ہم تم سے ایک بیع کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ تم ہمارے پاس اپنے نفس اور اموال بیچ دو اور تمہیں اس کے بدلے میں ہم ایک کبھی نہ ختم ہونے والی چیز دیتے ہیں وہ کبھی ختم نہ ہوگی اور اس کے بدلے میں آرام اور سکھ تم کو ملے گا- دنیا میں تو جو چیز دے کر دوسرے کے پاس سے اس کی محنت لیتاہے- بیچنے والا ایک چیز اپنی محنت کے ذریعہ پیدا کرتاہے پھر اسے بیچتا ہے- لیکن اللہ تعالیٰ انسان کو بغیر اس کی محنت و مشقّت کے ایک چیز دیتاہے پھر کہتاہے اچھا یہ چیز ہمارے پاس بیچ دو ہم تمہیں اس کے بدلے میں ایک غیرفانی چیز دیتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے انسان کو خود ناک' کان' ہاتھ پاؤں' سر' منہ' غرض تمام اعضاء عنایت کئے اور مال بھی اپنے پاس سے دیا لیکن پھر وہ انسان کو کہتاہے یہ چیز بیچ دو اس کے بدلہ میں مَیں تم کو ایک اعلیٰ چیز دوں گا- کیا تم بتلاسکتے ہو کہ اس بیع میں کوئی نقصان ہے؟ نادان ہے وہ شخص جو اس بیع کے کرنے میں ہچکچائے-

پھر اس بیع میں اور عجائب ہیں کوئی انسان جب کوئی چیز خرید تاہے تو اسے اپنے گھر لے جاتاہے اور اسے اپنے پاس رکھ لیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اَنۡفُس وَاَمۡوَال کو خرید کر فرماتاہے اچھا

تم اسے اپنے پاس رکھو اور اپنے استعمال میں لاؤ- ہاں جب کبھی ہم کوئی حکم تم کو کریں تو وہ ادا کردینا- باوجود اس کے کہ تم وہ چیز بیچ چکے ہو لیکن پھر تمہیں دے دی کہ تم اس سے فائدہ حاصل کرو- ہاں ہمارا کوئی حکم ہو اسے مان لینا اور پھر اس کو جہاں چاہو استعمال کرلینا- نفس بِک کر آسمان پر نہیں چلا جاتا بلکہ ہمارے ہی پاس رہتا ہے- ہم تمام اعضاء کو استعمال کرتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ خدا کوئی حکم دے تو اسے ماننا ہوگا یہ تو اس بیع کے اعجوبے ہے اور اس کے نفعے بتلائے- اب کام فرماتا ہے کہ کیا کرنا ہے-

یُقَا تِلُوْ نَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ- نفس و اموال کس طرح خریدے جاسکتے ہیں- وہ کسی خزانے میں داخل نہیں ہوجاتے بلکہ ہمارے پاس ہی رہتے ہیں- شرط صرف یہ ہے کہ مومن کو خدا کے رستے میں لڑنا چاہیئے اور اس کی عظمت و جلال قائم کرنے اور اسے ثابت کرنے کیلئے کوشش کریں- ان شریروں کا مقابلہ کریں اور اگر وہ دین حقہ کو تلوار سے مٹانا چاہیں تو یہ تلوار کو ان کے مقابل پر چلائیں اور خدا کی عظمت کو ظاہر کریں- اور اگر وہ مال یا جان یا کتب کے شائع کرنے سے مقابلہ کریں تو مومن کو چاہیئے کہ وہ ان کا مقابلہ جان' مال یا کتب شائع کرنے سے کرے- پھر مقابلہ پر تو بعض لوگ مارے جاتے ہیں کبھی کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں یا دشمن ماردے- مگر مومن اپنے مارے جانے کی پرواہ نہیں کرتے- یہ وعدہ کوئی نیا تم سے ہی نہیں بلکہ یہ وعدہ ہم پہلے تورات میں پھر انجیل میں کرچکے ہیں اور اس وعدہ کو تم تورات میں آزماچکے ہو اور انجیل میں بھی- جب ہم اس کو دومرتبہ سچا کرکے دکھلاچکے ہیں تو کیا اب ہم اس سے پھر جائیں گے؟ تم دومرتبہ دیکھ چکے ہو- جنہوں نے تورات کی پیروی کی' انجیل کی پیروی کی وہ کامیاب ہوگئے- جس خدا نے دومرتبہ اسے سچا کردیا وہ اب بھی اسے سچا کردکھلائے گا- (دو مرتبہ ان مخاطب قوموں کے لحاظ سے فرمایا ورنہ ایسے تو ہزاروں قوموں پر صادق آچکا ہے) انسان جب ایک بات کو ایک مرتبہ آزمالے تو پھر اسے اس کے کرنے میں کوئی جھجک نہیں رہتی اور وہ اسے کرتے ہوئے ڈرتا نہیں- انسان جب ایک مرتبہ پانی پی کر دیکھ لیتاہے کہ پانی نے پیاس کو بجھادیا تو اب اسے دوبارہ کبھی اس بات میں تامل نہیں رہے گا کہ پانی پیاس بجھاتا ہے یا نہیں- اور جب دیکھتاہے کہ روٹی سے پیٹ بھر جاتاہے تو اسے کبھی شک نہ ہوگا کہ روٹی سے پیٹ نہیں بھرتا-تو خدا نے جب دو مرتبہ اس وعدہ کو سچا کرکے دکھلادیا تو اب اس کے ماننے میں کوئی انکار کی گنجائش نہیں رہے گی اور اسے یقین کرنا چاہیئے-

یہ بیع بہرحال مفید ہے: فَاسْتَبْشِرُوْا- پس اے لوگو! تم اپنی اس بیع پر خوش ہو- ایک دنیا میں عظیم الشان کامیابی ہے- لوگ دنیا میں آٹھ آٹھ دس دس روپے کے بدلے سر کٹوا دیتے ہیں لیکن وہ تنخواہیں اور وہ وعدے جو دنیاوی گورنمنٹ کی طرف سے ہوتے ہیں' وہ محدود ہوتے ہیں- وہ موت سے پہلے پہلے کیلئے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے احسان اور انعام صرف اسی دنیا تک کیلئے نہیں ہیں بلکہ وہ مرنے سے پہلے بھی ملتے ہیں اور مرنے کے بعد وہ اور زیادہ زور سے ملنے شروع ہوجاتے ہیں- دنیا میں ایک سپاہی کو ایک گولی لگی ہوئی گورنمنٹ کے انعاموں سے محروم کرسکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے اسے کوئی چیز محروم نہیں کرسکتی-پس تم یہ انعام لینا چاہتے ہو تو اَلتَّآئِبُوْنَ- تائب (خدا کی طرف جھکنے والے) بن جاؤ- لوگ بعض کو بڑے سمجھ کر ان کی طرف جھکتے ہیں لیکن مومن وہی ہے جو خدا کی طرف جھکے- اَلْعَابِدُوْنَ- تم خدا کے فرمانبردار بن جاؤ اور اس کی اطاعت میں لگ جاؤ اسلام کا خدا ایسا خدا نہیں ہے جو غلطی کو معاف نہ کرے بلکہ جو خدا اسلام نے پیش کیا ہے اگر تم سے کوئی غلطی ہوجائے تو تم اس کی طرف جھکو اور اس کی فرمانبرداری کرو- وہ تم کو معاف کردے گا- تم اس کی اطاعت کرو- اطاعت دو قسم کی ہے- ایک انسان ہے جو اطاعت کرتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتا رہتا ہے کہ مجھ پر ظلم ہورہا ہے- ایک اطاعت یہ ہے کہ انسان اطاعت کرے اور اسے ظلم پر محمول نہ کرے- مومن خدمت کرکے اَلْحَامِدُوْنَ خدا کی حمد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنی اطاعت کی توفیق دی- اور اپنے خدام میں شامل کیا نہ کہ چڑے بلکہ اطاعت کرے اور ساتھ حمد بھی کرے- پھر اس پر بس نہیں بلکہ اَلسَّآئِحُوْنَ- نفس پر دکھ بھی جھیلتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں- لوگوں سے قطع تعلق کرکے ایک طرف ہوکر خدا کی عبادت کرتے ہیں' اور اللہ کی خدمت اور فرمانبرداری کیلئے سفر کرتے ہیں پھر اَلرَّاکِعُوْنَ وہ علیحدہ ہوکر اللہ کی عبادت کیلئے جھک جاتے ہیں صرف جھکتے ہی نہیں بلکہ اَلسَّاجِدُوْنَ بالکل گر ہی جاتے ہیں اور جب ان کے نفس اس حد تک پہنچتے ہیں تو وہ اس سے ترقی کرکے اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ - لوگوں کو نیک باتوں کی طرف بلاتے رہتے ہیں- صرف اپنی جان کیلئے لوگوں کو اَمر بِالْمَعْرُوْف نہیں کرتے بلکہ دنیا میں اَمر بِالْمَعْرُوْف تو بہت ہی آسان ہے نَہِی عَنِ الْمُنْکَر مشکل ہے اس لئے مؤمن اَلنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ- نَہِیْ عَنِ الْمُنْکَر بھی کرتے ہیں- بمبئی میں مَیں نے دیکھا ہے کوئی

مولوی اگر وعظ کرنے لگے تو اسے کہہ دیا جاتاہے کہ مولوی صاحب! اگر روپے لینے ہیں تو یہاں سُود پر تقریر مت کرنااور جو باتیں ہم کرتے ہیں ان سے روکنے کیلئے وعظ مت کرنا- ہاں ویسے وعظ نصیحت کردو- اور نماز روزہ کی تاکید کردو- تو لوگوں کو ان کے قصور پر مطلع کرنااور اس سے روکنا مشکل امر ہے- پھراس کا صرف یہی کام نہیں- جب وہ یہاں تک پہنچے تو اسے وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِاللّٰهِ پولیس مین (POLICE MAN) کی طرح چوکس رہنا چاہیئے- اور ہوشیاری سے کام کرنا چاہیئے- کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑے نہیں- وہ اللہ تعالیٰ کے احکام قائم کرواتے رہتے ہیں- وَبَشِّرِ الْمُؤْ مِنِیْنَ ایسے مومنوں کو خداتعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے-

تو تم رستے میں کئی طرح کی بیعیں دیکھو گے لیکن خوب یاد رکھو اللہ تعالیٰ بھی ایک بیع تم سے کرتاہے اور ہر شخص جو اپنانام مسلمان رکھتاہے وہ اس بات کا اقرار کرتاہے کہ میں نے خدا سے یہ بیع کی -پس تم اس بات کا خیال رکھنا کہ تم اس پر کتنا عمل کرتے ہو- تم نے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے تم اب قادیان سے جاتے ہو لوگ تمہیں دیکھیں گے کہ تم اس معاہدہ کے کتنے پابند ہو اور وہ دیکھیں گے کہ تم وہاں سے کیا سیکھ کر آئے ہو- اور تم ان شرائط کی کس حد تک پابندی کرتے ہو- مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم سے غلطی ہو نہیں سکتی- ہاں اگر تم سے کوئی غلطی سرزد ہو بھی جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ اور گھبراؤ نہیں جب غلطی ہو تو فوراً خدا کے سامنے جھک جاؤ اور اس سے معافی مانگ لو- انسان گرتاہی سوار ہوتاہے جو کبھی سوارہی نہیں ہوا وہ گرے گا کیسے اور وہ میدان جنگ کا سپاہی کیونکر بنے گا- کسی شاعرنے کہا ہے:-

گرتے ہیں شہسوار ہی میدانِ جنگ میں
وہ طفل کیاگرے گا جو گھٹنوں کے بَل چلے

اپنے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف خیال رکھو اور عبادت کی طرف خیال رکھو اور کڑھو نہیں بلکہ اَلْحَامِدُوْنَ خدا کی حمد کرتے رہو اور اسی کی حمد کرکے اٹھو نماز و روزہ وغیرہ ادا کرو- دین میں سستی نہ کرو- اور اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کرو کہ اس نے تمہیں ایسے والدین دیئے جو دین کے خادم ہیں- خود کام کرو تو بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو- کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں توفیق دی- جو بات امرِالٰہی کے خلاف ہے اور لغو ہو اسے فوراً ترک کردو اور فوراً اس

سے علیحدہ ہو جاؤ- اور خدا کے احکام کے پورا کرنے میں لگ جاؤ- اَلرَّاکِعُوْنَ- تمہارا سر ہمیشہ اسی کے دروازے پر جھکا رہے- اَلسَّاجِدُوْنَ پھر بالکل اسی کی طرف جھک جاؤ کوئی دوسری جگہ ایسی تمہاری نگاہ میں نہ ہو جو خدا کے سوا ہو- وہ شخص جو ایک خدا کو نہیں مانتا اسے مختلف دروازوں پر جانا پڑے گا لیکن ایک مسلمان اور ایک مومن انسان کو کبھی یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ اسے کسی اور جگہ سے بھی ملے گا-

ایک عابد تھا جو پہاڑ میں رہا کرتا تھا اس کو اللہ تعالیٰ اس کا رزق پہاڑ ہی میں پہنچادیتا تھا- ایک دن اسے روٹی نہ ملی اس نے صبر کیا- دوسرے دن نہ ملی- پھر صبر کیا- تیسرے دن نہ ملی تو وہ اس پہاڑ سے اُتر کر ایک شہر میں چلا گیا وہاں سے سوال کرکے اس نے تین روٹیاں حاصل کیں- جس مکان کے مالک سے اس نے روٹیاں لیں اس کا کتا اس فقیر کے پیچھے لگ گیا- فقیر نے اُسے آدھی روٹی ڈال دی- پھر اس نے پیچھا کیا اس نے نصف اور ڈال دی- اسی طرح اس نے دو روٹیاں اس کے آگے ڈالیں- پھر جو کتے نے اس کا پیچھا کیا تو اس نے کہا- تجھے شرم نہیں بے حیا! دو روٹیاں تو مَیں تجھے ڈال چکا ہوں- پھر اس فقیر کو کشفی حالت میں اس کتے نے کہا- بے حیا تو تُو ہے- تین دن روٹی نہیں ملی تو اپنے مالک کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگنے لگ گیا- مجھے سات سات دن بھوکا رہنا پڑتا ہے لیکن کبھی اپنے مالک کا گھر چھوڑ کر دوسری جگہ نہیں گیا- بتا بے حیا مَیں ہوں یا تُو؟ جو اپنے رازق کا دروازہ چھوڑ کر ایک ادنیٰ آدمی کے پاس مانگنے چلا آیا-

سجدے کے کیا معنی: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کو چاہیئے کہ سجدے میں گر جاوے- رکوع میں تو انسان کی نظر پھر بھی تھوڑی دور تک پہنچ سکتی ہے لیکن سجدے میں اسے سوائے سجدے کی جگہ کے اور کچھ بھی نظر نہیں آتا- اس سے بتلایا کہ مومن کو چاہیئے کہ اس کی نظر سوائے خدا کے کسی پر نہ پڑے اور اس کی توجہ صرف اسی کی طرف ہو- رکوع اور سجدہ کا لفظ اسی لئے علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا ورنہ نماز کا حکم ہی کافی تھا-

اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ- پھر تم لوگوں کو امر بالمعروف کرو اور بُری بات اگر دیکھو تو اس سے روکو- نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے- کہ مومن اگر کسی بُری بات کو دیکھے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے- اگر نہیں تو منہ سے ورنہ دل میں ہی اس کو بُرا منائے- یہ سب سے کمزور ایمان ہے [۳] - پس تم کسی کی پرواہ مت کرو- اور کوئی

بری بات دیکھوتو اس سے روک دو- اور حافظین لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ہوجاؤ- پولیس مینوں کی طرح لوگوں کو برائی سے روکو!

دین پر قائم ہوجاؤ: ایک بیعیں تو تم سٹیشنوں پر کروگے ایک بیچ یہاں بھی کرتے جاؤ- سٹیشنوں پر تو تمہیں کوئی روکنے والا نہ ہوگا- تم اسراف سے کام نہ لینا- بیعیں بے شک کرو اس سے ہم منع نہیں کرتے لیکن اسراف سے بچنا- تم لوگوں کیلئے نمونہ بننا' ان کی توجہ تمہاری طرف ہے- وہ دیکھیں گے کہ تم کیا سیکھ کر آئے ہو- تم ان کیلئے ٹھوکر کا باعث نہ ہوجاؤ- اپنے گھروں کے فسادوں کو دور کرواور دین کیلئے اپنے اندر خاص جوش رکھو- بچپن میں تم سیکھ لواور بچپن میں کام کرو تاکہ بڑے ہوکر تمہیں کوئی خاص مشکل نہ پڑے- اور بچپن میں ہی نماز' روزہ' صدقہ' زکوۃ کی عادت ڈالو تاکہ بڑے ہوکر تم کو تکلیف نہ ہو- مَیں نے دیکھا ہے کہ جو چھوٹے ہونے کی حالت میں نماز نہیں پڑھتے وہ بڑے ہوکر نماز میں پاؤں سیدھا نہیں رکھ سکتے کیونکہ درد ہوتاہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کو عادت نہیں- اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہاں موقعہ دیاہے کہ تم ہر ایک نیک کام کو سیکھو- دنیا کے بچے گنہگار یا ملزم نہیں ان کو موقع نہیں ملا لیکن تم الزام کے نیچے ہو اور تم مجرم ہو- کیونکہ تم سن چکے ہو اور تمہیں تعلیم دی گئی ہے تم اپنی اصلاح اسی وقت کرو- چھوٹا پودا جو ابھی اُگاہی ہو اسے بچہ بھی اپنی انگلی پر لپیٹ سکتاہے لیکن وہی پودا جب درخت بن جاوے اور بڑا درخت ہوجاوے تو اس کو اُکھیڑنا مشکل ہے تم ابھی سے اپنے دلوں میں دین کی تعلیم بٹھالو- اس وقت جو تعلیم تم سنتے ہو اسے ذہن نشین کرلو اور اس پر عمل کرو-

خداتعالیٰ تمہیں توفیق دے تم دین کو سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ- اور جو تم نے سیکھا ہے اس میں سے خرچ کرکے ترقی کرو- ایک چیز انسان خرچ کرتاہے تو وہ چیز بڑھتی ہے تم دین کو لوگوں کو سکھاؤ- تم خیریت سے جاؤ اور خیریت سے اپنے گھروں میں رہو اور گھر والے تم کو اور تم ان کو خیریت سے دیکھو- پھراس میں جو تم نے سیکھا ہو اسے ترقی کرکے مع الخیر یہاں واپس آؤ اور اس سے آگے آکر سیکھو-

(الفضل ۲۳-جولائی ۱۹۱۴ء)

۱؎ التوبۃ:۱۱۱'۱۱۲　　۲؎ اعجوبہ: اُعجُوبہ- عجیب شے- انوکھی چیز

۳؎ مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان